بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ

اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے (بقرہ: ۱۴۳)

# قبلہ


پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی



بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۷

ادارۂ مسعودیہ، ۵، ۶/۲۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

# قِبلـه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِنَعْلَمَ مَنْ یَتَّبِعُ الرَّسُوْلَ ۔ (سورۂ بقرہ ۱۴۳)

تم پہلے جس قبلے پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے

# قِبلہ


پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی



بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۷

اِدارئہ مسعودیہ ۲/۶، ۵ ۔ اِی، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

انسان جس سے محبت کرتا ہے، دل اسی کی طرف کھنچتا ہے، ایک فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

| | |
|---|---|
| دارم دلکے قبلہ نمائی خواہش | رُوسے اُومی کند ہر چند کہ می گردانمش |

(میرا ایک چھوٹا سا دل ہے جس کو میں ''قبلہ نما'' کہتا ہوں، میں کتنا ہی اس کو گھماؤ پھراوں مگر وہ تو رُخ اُسی کی طرف ہی کرتا ہے۔)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کو یہی حال ہے۔ اور یہ حال کیوں نہ ہو، اللہ اور اس کے فرشتے بھی آپ کی طرف متوجہ ہیں، رحمتیں بھیج رہے ہیں ہم کو بھی یہی حکم ہے کہ آپ کی طرف متوجہ رہیں، صفت و ثناء کریں اور درود وسلام بھیجیں۔ محبت کا حق ادا کریں ـــــــ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا O (احزاب: ۵۲)

ہاں درِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حاضر ہونے والے ہزار آرزوؤں اور تمناؤں کے بعد پہنچتے ہیں ـــــــ کچھ اسی آرزو میں تڑپ رہے ہیں ـــــــ بہت سے اسی آرزو میں مرگئے ـــــــ نہیں نہیں زندہ ہوگئے ۔

قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیر عشق یافت

مرگے کہ زندگاں بدُعا آرزو کنند

مگر جو پہنچ گئے، اُن کی بیقراریاں اور آہ وزاریاں شنیدنی و دیدنی ہیں ـــــــ دل سنبھالے ہوئے، آنسوؤں پر بند باندھے ہوئے، آرزوؤں پر پہرے بٹھائے ہوئے، باادب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ع

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر!

مگر ہاتھ باندھنے نہیں دیتے ـــــــ دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہیں، ہاتھ اٹھانے نہیں دیتے ـــــــ قبلہ کی طرف رُخ پھیر دیتے ہیں ـــــــ اللہ اللہ آنے والے کس لگن سے آتے ہیں، کس چاہت سے آتے ہیں ـــــــ حیران ہیں کہ درِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رُخ کیوں پھیریں؟ ـــــــ اللہ نے تو اسی طرف متوجہ کیا ہے، اللہ اور فرشتے خود بھی اس طرف متوجہ ہیں، ـــــــ جو اس طرف متوجہ ہوگیا وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوگیا ـــــــ جو اس در سے پھر گیا وہ اللہ سے بھی پھر گیا ـــــــ شاید رازِ محبت اُن کو نہیں معلوم جن کو معلوم ہونا چاہیے تھا ـــــــ بہترین بھلائی یہ ہے کہ بھائی کو اچھی باتیں بتادی جائیں ـــــــ قرآنِ کریم اور احادیث شریفہ اچھی باتوں سے معمور ہیں ـــــــ آیئے قرآن حکیم کھولیں، احادیث شریفہ دیکھیں ـــــــ خود بھی دیکھیں اور اپنے بھائیوں کو بھی دکھائیں ـــــــ شاید بات سمجھ میں آجائے ـــــــ شاید کوئی نکتہ دل میں بیٹھ جائے ـــــــ بیقراروں کی آرزوئیں پوری ہوجائیں ـــــــ آنسوؤں کی سوغات قبول ہوجائے ـــــــ

○

''قبلہ'' کے معنی ہیں۔ ''وہ چیز جس کی طرف رخ کیا جائے'' ـــــــ چونکہ نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں اس لیے اس کو ''قبلہ'' کہا جانے لگا ـــــــ ہر قوم کا ایک ''قبلہ'' رہا ہے جس کا قرآنِ حکیم میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے ـــــــ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا (بقرہ:۱۴۸) ـــــــ ''اور ہر کسی واسطے ایک سمت ہے (یعنی قبلہ) جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے'' ـــــــ کسی خاص سمت رخ کرنا بے مقصد نہیں، جہاں اور مقاصد ہیں، وہاں ایک یہ بھی مقصد ہے کہ ملت میں وحدت اور یکجہتی قائم رہے اور پوری قوم متحد الجہت نظر آئے ـــــــ اسی لیے جب فرعون نے بنی اسرائیل کی زندگی اجیرن کردی اور مسجدوں میں نماز پڑھنا ممکن نہ رہا تو ان کو قبلہ رُخ نماز پڑھنے کا حکم ہوا (یونس:۸۷) ـــــــ اس سے معلوم ہوا کہ سمت کے تعین میں نفسیاتی، قومی، مذہبی، جغرافیائی اور تاریخی اہمیت ہے ـــــــ سمت متعین کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ اللہ اُدھر ہی ہے دوسری طرف نہیں، ایسا خیال بھی کفر ہے ـــــــ قرآنِ کریم نے اس خیال کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا ـــــــ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط (بقرہ:۱۱۵) ـــــــ ''اور مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے، جس طرف منہ کرو اُدھر ہی وجہُ اللہ ہے۔'' ـــــــ پھر انسان کو یہ بھی خیال آسکتا ہے شاید کسی خاص طرف مُنہ کرنے اور رُخ پھیرنے میں کوئی نیکی ہو! ـــــــ قرآنِ حکیم نے اس خیال کی بھی تردید فرمائی اور فرمایا ـــــــ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (بقرہ:۱۷۷) ـــــــ ''مشرق اور مغرب کی طرف تمہارا منہ کرلینا نیکی نہیں'' ـــــــ نیکی کا تعلق ایمان اور قلب کی خاص کیفیت سے ہے، ظاہر سے نہیں، اس لیے اگر کوئی صحرا میں سمت قبلہ معلوم نہ کرسکے تو جس سمت کو اسکا دل قبلہ بتائے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی کیوں کہ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے۔

○

بیت اللہ شریف دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ اور سب سے پہلا قبلہ ہے ـــــــ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (اٰل عمران:۹۶) ـــــــ ''بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرر ہوا، وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہاں کا راہنما'' ـــــــ پھر رفتہ رفتہ دنیا والے گمراہ ہونے لگے، ان پر طوفان آیا، بیت اللہ اٹھالیا گیا ـــــــ صدیوں بعد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے اللہ کے حکم سے بیت اللہ کی بنیادوں کو دوبارہ اٹھایا ـــــــ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (بقرہ:۱۲۷) ـــــــ ''اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس گھر کی بنیادیں یہ کہتے ہوئے اٹھاتے تھے، اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا'' ـــــــ جب یہ دونوں

بنیادیں اٹھا رہے تھے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی دعا مانگ رہے تھے ____ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (بقرہ:۱۲۹)

____ ''اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے، بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا'' ____ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کا بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانا اور بنیادیں اٹھاتے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمانا اور آپ کے لیے دعا کرنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھا اسی لیے آپ فرماتے تھے ____ ''میں ابراہیم کی دعا ہوں'' ____ (البدایہ والنھایہ، ج ۲، ص ۲۷۵)

____ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ اسمٰعیل (علیہ السلام) سے تھے اور آپ کی نگاہِ کرم بیت اللہ ہی پر تھی، جب ۶۱۰ء میں آپ نے نبوّت کا اعلان فرمایا اور نماز فرض ہوئی تو بیت اللہ ہی مسلمانوں کا قبلہ قرار پایا ____ اعلان نبوّت سے قبل بھی اہل مکّہ کی عبادت گاہ بیت اللہ ہی تھا گو اس کو بتوں اور مقدس ہستیوں کی تصاویر سے آلودہ کر دیا گیا تھا ____ قبلہ قرار پانے کے بعد مسلمان اس سمت سجدہ کرتے تھے۔ مگر دیکھنے والوں پر یہ راز نہ کُھلا تھا کہ سجدہ کرنے والے بیت اللہ کی سمت قدیم عادت کی بناء پر سجدہ کر رہے ہیں یا سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی میں سجدہ کر رہے ہیں؟ کیونکہ قبلہ سے مقصود خود بیت اللہ نہیں بلکہ آپ کی اطاعت و پیروی ہے ____ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ج (نساء:۸۰) ____ ''جس نے رسول کی اطاعت کی بیشک اُس نے اللہ کی اطاعت کی'' ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ معظمہ میں رہے بیت اللہ ہی قبلہ رہا ____ ۶۲۲ء میں جب آپ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو پہلے ہی سال بیت اللہ کے بجائے بیت المقدس قبلہ قرار پایا جو تقریباً ۱۷ ماہ تک رہا ____ اس تبدیلی سے دیکھنے والوں کو مہاجرین کی استقامت اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے کمال اُلفت و محبت کا حال معلوم ہو گیا ____ تیرہ برس جو قبلہ رہا اُس کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت کی خاطر آن کی آن میں بلا چون و چرا چھوڑ دیا گیا ____ سب کے رُخ بیت اللہ سے بیت المقدس کی طرف پھر گئے ____ مگر منافقین کا حال ظاہر ہو گیا ____ جیسا کہ عرض کیا گیا تقریباً ۱۷ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، اہل مدینہ خوش تھے کیونکہ ظہورِ اسلام سے قبل ان کا قبلہ ''بیت المقدس'' ہی تھا ____ لیکن انصارِ مدینہ (جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے) کے دل کا حال نہیں کُھلا تھا کہ وہ بیت المقدس کی طرف سجدہ اس لیے کر رہے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ اس طرف ہے یا سابقہ عادت کی وجہ سے سجدہ کر رہے ہیں ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ گرامی بیت اللہ کی طرف تھی ____ ۲ھ/۶۲۳ء میں ایک روز نماز ہی میں یہ آرزو دل میں لیے بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھاتے، کاش بیت اللہ قبلہ ہو جائے ____ دلوں کا حال جاننے والے نے آن کی آن میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا پوری کر دی۔

____ اچانک وحی نازل ہوئی ____ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ الآیہ (بقرہ:۱۴۴) ____ "بیشک ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی مسجد حرام کی طرف اپنا منہ پھیر لو اور (اے مسلمانو!) تم جہاں ہو اسی طرف منہ پھیرا کرو" ____۔

اے زہے شانِ عبدیت تری!

تو جدھر ہے، اُدھر خدائی ہے

تحویل قبلہ نے ایک طرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کو عالم آشکار کیا تو دوسری طرف دلوں کے راز کھول دیئے ____ مومن و منافق الگ ہو گئے ____ انسان کی فطرت ہے صدیوں کی عادت آنِ واحد میں نہیں چھٹتی ____ دلوں میں چور چھپے رہتے ہیں ____ اللہ تعالیٰ نے روز اول ہی کھرا اور کھوٹا الگ کر دیا ____

تحویل قبلہ نے یہود و نصاریٰ اور ان منافقین کو مضطرب کر دیا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت میں نہیں بلکہ عادۃً بیت المقدس کی طرف سجدہ کر رہے تھے ____ ان کے دل کے چور ظاہر ہو گئے اور اعتراضات ہونے لگے، ____ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ الآیہ (بقرہ:۴۲) ____ "بیوقوف کہیں گے، مسلمان جس قبلہ پر تھے کس بات نے اُن کو اس قبلے سے پھیر دیا؟ تم کہہ دو مشرق و مغرب تو اللہ ہی کا ہے" ____ یعنی جب ہر سمت اسی کی ہے تو ایک سمت کو چھوڑ کر دوسری سمت منہ کرنے پر اعتراض کرنا سراسر حماقت ہے ____ پھر دوسری جگہ فرمایا کہ بات قبلہ کی نہیں، بات تو ضد بحث کی ہے حالانکہ آپ کو اس طرح جانتے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو (بقرہ:۱۴۳)

توریت میں آپ کی ایک نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ آپ دو قبلوں کی طرف یکے بعد دیگرے رُخ کر کے نماز پڑھیں گے ____ گویا قبلہ کا بدلا جانا آپ کی نبوّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی جو ظاہر ہوئی مگر ضد کا عالم یہ ہے کہ اگر آپ اہل کتاب کے پاس ساری نشانیاں لے آئیں تو وہ آپ کے قبلہ کو نہ مانیں (بقرہ:۱۴۵) ____ تحویل قبلہ کی پہلی حکمت تو معلوم ہو گئی مگر دوسری حکمت جس کی پہلی حکمت فرع ہے نہایت ہی اہم اور قابل توجہ ہے۔

انسان کو یہ گوارا نہیں کہ جو چیز اُس کی قومیت، مذہب بلکہ اُس کے وجود کی بنیاد، علامت اور نشانی ہو اُس سے اُس کو جدا کر کے اس کی بنیادیں ہلا دی جائیں ____ سارے عالم میں فساد اسی جذبہ قومیت کی وجہ سے ہے ____ اپنے قومی آثار میں سے ادنیٰ چیز بھی کوئی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ____ مگر جب کسی سے محبت کی جاتی ہے تو ساری بنیادیں ہل جاتی ہیں ____ اگر کسی محبت کرنے والے نے محبوب کی خاطر اپنی محبوب چیزوں کو نہ چھوڑا، اس نے محبت کرنی نہ جانی اور محبوب کی قدر نہ پہچانی ____

_____ اللہ تعالیٰ قبلہ کو تبدیل کر کے عاشقوں کے دل کی اس کیفیت کو دکھانا چاہتا ہے _____ کس نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برسوں کے قبلہ کو چھوڑ کر اُس کو قبلہ بنایا جس کو محبوب نے قبلہ بنایا _____ کس کی نظر محبوب پر رہی؟ _____ کس کی نظر قبلہ پر رہی؟ _____ کامیاب ہوا جس کی نظر محبوب پر رہی، نامراد ہوا جس کی نظر قبلہ پر رہی _____ سنیئے سنیئے، رازِ محبت سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے _____ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ط الآیہ (بقرہ:۱۴۳) _____ ''اور جس قبلہ پر آپ تھے وہ ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ یہ دیکھیں کون آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے؟'' _____ یعنی کون آپ کی اطاعت میں بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتا ہے اور کون آپ کو چھوڑ کر بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتا ہے _____ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی طرف ہے اور بیت اللہ جنوب کی طرف _____ شمال سے الٹے پاؤں پھرنے والا جنوب ہی کی طرف جائے گا یعنی بیت المقدس سے منہ پھیرنے اور آپ کی اطاعت نہ کرنے والا بیت اللہ ہی کی طرف جائے گا _____ مگر اللہ کو یہ بات پسند نہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ پر نظر نہ رکھی جائے اور صرف و صرف قبلہ کی طرف نظر رکھی جائے _____ اصل مقصود تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی ہے _____ بیت اللہ اس لیے قبلہ ٹھہرا کہ وہ آپ کا منظورِ نظر تھا _____

ہم اس فکر میں ہیں کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں تو رُخ آپ کی طرف کریں یا قبلہ کی طرف _____ دعا کے لیے ہاتھ آپ کی طرف اٹھائیں یا قبلہ کی طرف؟ _____ مگر جب مذکورہ آیت کریمہ اور مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث پاک سامنے آتی ہے تو سارے وسوسے اور اندیشے کافور ہو جاتے ہیں _____ وَعَنِ ابْنِ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ خُزَیْمَةَ اَنَّهٗ فِیْمَا یَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْیَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ (مشکوٰۃ شریف، ج۲، ص ۳۸۷) _____ ''ابن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ انکے چچا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب عرض کیا، آپ لیٹ گئے اور فرمایا _____ ''اپنا خواب سچا کر لو' چنانچہ انہوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا'' _____ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقشِ پا سجدہ گاہ بن سکتا ہے (بقرہ:۱۲۵) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی سجدہ گاہ کیوں نہیں بن سکتی؟ _____ حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاجدارِ دو عالم حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا _____ سُبحان اللہ! _____ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم قبلۂ محبت ہیں _____ اللہ نے آپ کو قبلہ بنایا _____ سنیئے سنیئے، قرآن کیا کہہ رہا ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (توبہ:۲۴) _____ ''آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں تمہارے عزیز رشتہ دار، تمہاری جمع پونجی، تمہاری تجارت جس کے نقصان کا تم کو کھٹکا لگا رہتا ہے، تمہارے من بھاتے مکانات (یہ سب) تم کو اللہ و رسُول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو اللہ کے حکم کا انتظار کرو، بیشک اللہ سرکشوں کو ہدایت نہیں دیتا'' _____ آیت کریمہ میں اس کو سرکش کہا گیا ہے جو آپ سے منہ پھیرتا ہے کیونکہ منہ پھیرنا محبت و ادب کے منافی ہے اور آیت میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت و ادب کا مطالبہ کیا گیا ہے _____

اللہ تعالیٰ قبلہ کو تبدیل کر کے عاشقوں کے دل کی اس کیفیت کو دکھانا چاہتا ہے ____ کس نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برسوں کے قبلہ کو چھوڑ کر اس کو قبلہ بنایا جس کو محبوب نے قبلہ بنایا ____ کس کی نظر محبوب پر رہی؟ ____ کس کی نظر قبلہ پر رہی؟ ____ کامیاب ہوا جس کی نظر محبوب پر رہی، نامراد ہوا جس کی نظر قبلہ پر رہی ____ سنیئے سنیئے، راز محبت سے پردہ اٹھایا جارہا ہے ____ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط الآیہ (بقرہ:۱۴۳) ____ ''اور جس قبلہ پر آپ تھے وہ ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ یہ دیکھیں کون آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے؟'' ____ یعنی کون آپ کی اطاعت میں بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتا ہے اور کون آپ کو چھوڑ کر بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتا ہے ____ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی طرف ہے اور بیت اللہ جنوب کی طرف ____ شمال سے الٹے پاؤں پھرنے والا جنوب ہی کی طرف جائے گا یعنی بیت المقدس سے منہ پھیرنے اور آپ کی اطاعت نہ کرنے والا بیت اللہ ہی کی طرف جائے گا ____ مگر اللہ کو یہ بات پسند نہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ پر نظر نہ رکھی جائے اور صرف وصرف قبلہ کی طرف نظر رکھی جائے ____ اصل مقصود تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی ہے ____ بیت اللہ اس لیے قبلہ ٹھہرا کہ وہ آپ کا منظور نظر تھا ____

ہم اس فکر میں ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں تو رُخ آپ کی طرف کریں یا قبلہ کی طرف ____ دعا کے لیے ہاتھ آپ کی طرف اٹھائیں یا قبلہ کی طرف؟ ____ مگر جب مذکورہ آیت کریمہ اور مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث پاک سامنے آتی ہے تو سارے وسوسے اور اندیشے کافور ہو جاتے ہیں ____ وَعَنْ اِبْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اِنَّهٗ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ (مشکوٰۃ شریف، ج۲، ص ۳۸۷) ____ ''ابن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ انکے چچا حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب عرض کیا، آپ لیٹ گئے اور فرمایا ____ 'اپنا خواب سچا کرلو' چنانچہ انہوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا'' ____ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقشِ پا سجدہ گاہ بن سکتا ہے (بقرہ:۱۲۵) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی سجدہ گاہ کیوں نہیں بن سکتی؟ ____ حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاجدار دو عالم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ____ سبحان اللہ! ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قبلۂ محبت ہیں ____ اللہ نے آپ کو قبلہ بنایا ____ سنیئے سنیئے، قرآن کیا کہہ رہا ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (توبہ:۲۴) ____ ''آپ کہہ دیجیے اگر تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں تمہارے عزیز رشتہ دار، تمہاری جمع پونجی، تمہاری تجارت جس کے نقصان کا تم کو کھٹکا لگا رہتا ہے، تمہارے من بھاتے مکانات (یہ سب) تم کو اللہ و رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو اللہ کے حکم کا انتظار کرو، بیشک اللہ سرکشوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' ____ آیت کریمہ میں اس کو سرکش کہا گیا ہے جو آپ سے منہ پھیرتا ہے کیونکہ منہ پھیرنا محبت و ادب کے منافی ہے اور آیت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت و ادب کا مطالبہ کیا گیا ہے ____

______ تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور حکم دینے والا وہ لاشریک لہٗ تھا ______ وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط الآیہ (بقرہ:۳۴) ______ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان، اُس نے نہ مانا'' ______ شیطان نے پیٹھ پھیر لی اور مردود ازلی ٹھہرا ______ قرآن کریم میں اس واقعہ کا بار بار ذکر کیا گیا ہے ______ سورۂ اعراف میں (آیت نمبر۱۱)، سورہ اسراء میں (آیت نمبر۶۱) سورہ کہف میں (آیت نمبر ۵۰) سورہ طٰہٰ میں (آیت نمبر۱۱۵) اور سورہ حجر میں (آیت نمبر۲۹) فرمایا کہ کوئی فرشتہ نہ بچا سب ہی نے سجدہ کیا ______ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ○ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ○ (حجر:۲۹۔۳۰) ______ ''تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدہ میں گرے۔'' ______ حضرت آدم علیہ السلام امین نور مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے ______ اللہ تعالیٰ نے تعظیم وتکریم کے لیے سب فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور سب ہی نے سجدہ کیا ______ غالباً اسی وجہ سے حافظ ابن قیم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے وقت زائرین کو مواجہ شریف میں تذلّل وانکساری اور سر جھکانے کی ہدایت کی ہے ______ کیا خوب کہا ہے:۔

فَیَقُوْمُ دُوْنَ الْقَبْرِ وَقْفَةَ خَاضِعٍ
مُتَذَلِّلٍ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانُ

(ترجمہ) پھر قبر انور کے سامنے اس طرح ادب سے کھڑے ہوں کہ ظاہر وباطن میں مکمل خشوع وخضوع اور تذلّل وانکساری ہو۔

فَکَاَنَّهٗ فِی الْقَبْرِ حَیٌّ نَاطِقٌ
وَالْوَاقِفُوْنَ نَوَاکِسَ الْاَذْقَانُ

(شفاء الفواد،ص۱۸۳)

(ترجمہ) آپ قبر انور میں زندہ ہیں اور کلام فرماتے ہیں، آپ کی خدمت میں حاضری دینے والے سر جھکائیں۔

مسلمان مانگنے کے لیے تو ہر کسی کے آگے ہاتھ پھیلا دیتا ہے مگر جھکتا اللہ ہی کے سامنے ہے لیکن حافظ ابن قیم کہہ رہے ہیں کہ دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے والے بھی سر جھکائیں کہ جس نے اُن کے آگے سر جھکایا حقیقت میں اس نے اللہ ہی کے آگے سر جھکایا ______ حضرت آدم علیہ السلام کے آگے فرشتوں کا سر جھکانا، اللہ کے حضور سر جھکانا تھا کہ اللہ کے حکم سے سر جھکایا گیا، ابلیس یہ رازِ محبت نہ سمجھ سکا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مردود ہوا ______ اُس نے اللہ کے آگے سر جھکانے سے انکار نہ کیا تھا، اس نے اللہ کے محبوب کی تعظیم وتکریم سے انکار کیا تھا۔ ______

____ اس نکتے کو ذہن میں رکھنا چاہیے ____ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس عظیم الشان واقعہ کا ذکر صرف بطور حکایت نہیں فرمایا بلکہ اس واقعہ سے ہم کو یہ سبق دینا ہے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو پھر اللہ کے محبوب کے آگے جھکنا ہے، کسی حالت میں ان سے رُخ نہیں پھیرنا ____ بیت اللہ کو مسلمانوں کا مرکز توجہ بنایا مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا منظور نظر بنایا اور اپنے فرشتوں اور ایمان والوں کا مرکز نگاہ بنایا ____ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (احزاب: ۵۶) ”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!“ ____ ظاہر ہے کہ وہ مرکز توجہ زیادہ افضل ہے جو نہ صرف ایمان والوں کا بلکہ اللہ اور اس کے فرشتوں کا بھی مرکز توجہ ہے ____ ہم نماز میں بیت اللہ کی سمت اس لیے رُخ کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سمت رُخ مبارک کیا تھا ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہی یہ ہے، جب ہم بیت اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرتے ہیں ____ اللہ کو یہ بات پسند نہیں کہ کوئی اس کے محبوب سے منہ پھیر کر کھڑا ہو جائے ____ اس نے تو محبت کی شرط یہ لگائی ہے کہ رُخ محبوب کی طرف ہو ____ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ الآیہ (آل عمران: ۳۱) ____ ”تم کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، میرے رخ پر چلو“ ____ کیوں کہ اللہ کی طرف رخ کرنا تو میں نے ہی سکھایا ہے ____ میں نے توحید کا راز تم کو بتایا ہے ____ مجھ کو چھوڑ کر تم کہاں جاؤ گے؟ ____ حضرت یوسف علیہ السلام کی کٹھن گھڑی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاسدار بنے ____ وَلَقَدْ ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا ج لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ ط (یوسف: ۲۴) ____ رب کی برہان کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو رب کی برہان ہیں ____ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ (نسآء ۱۷۴) ____ ”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی“ ____ حضرت یوسف علیہ السلام جو عکسِ جمال مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے ان کو والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا ____ وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ج (یوسف: ۱۰۰) ____ ”اور اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور سب ان کے آگے سجدے میں گر پڑے“ ____ غور فرمائیں عکسِ آفتاب کو سجدہ کیا جائے اور آفتابِ نبوت کے آگے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا بھی جرم ٹھہرے! ____ حضور کی شان تو یہ ہے کہ نماز میں بھی یاد فرمائیں تو حاضر ہونا ہی ہونا ہے، ذرا تاخیر نہیں کرنی ____ ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی، نہ آئے ____ پھر آواز دی، نہ آئے ____ تھوڑی دیر بعد حاضر ہوئے ____ ارشاد ہوا دیر کیوں لگی ____ عرض کی نماز پڑھ رہا تھا ____ فرمایا ____ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ____ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ج الآیہ (انفال: ۲۴) ____ ”اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کا حکم بجالاؤ جس وقت وہ تم کو اس کام کی طرف بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے“ ____ سُبحان اللہ حکم یہ ہے کہ اگر سرکار بلائیں تو نمازی قبلہ سے منہ پھیر کر اس قبلۂ محبت کے حضور حاضر ہو ____ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو رہا ہے، ارشاد کی تکمیل ہو رہی ہے اور نماز پڑھنے والا نماز میں ہے ____ جب کام کر چکے نماز وہیں سے شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی ____ آپ نے مقام محبوبیت ملاحظہ فرمایا! ____

ایک اور واقعہ قابلِ توجہ ہے جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ہے ______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایامِ علالت میں ایک روز صحابۂ کرام مسجد نبوی شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشانۂ اقدس کا پردہ اٹھایا اور صحابۂ کرام کو دیکھ کر مسکرا دیئے ______ خوشی کے مارے صحابہ کرام کی نظریں نماز ہی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مُبارک کی طرف لگ گئیں، قریب تھا کہ سب نماز توڑ دیتے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ نماز مکمل کرلو ______ پھر آپ کاشانۂ اقدس میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا ______ یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے، راوی نماز میں شریک تھے، روایت کے الفاظ سے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ بچشم خود ملاحظہ فرما رہے ہیں اور بیان فرما رہے ہیں، آپ بھی اس روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قَدْ کَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ فِیْ صُفُوْفِ الصَّلٰوةِ

(۲) ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ

(۳) فَنَکَصَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَ

(۴) وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلٰوتِهِمْ

(۵) فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ بِیَدِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۶) ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ

(بخاری شریف: ج ۲، ص ۶۴۷، لاہور)

یہ ساری باتیں جب ہی بیان کی جاسکتی ہیں جب راوی دیکھ رہا ہو اور حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ، دوسرے صحابۂ کرام کے ساتھ نماز میں شامل تھے ______ کاشانۂ اقدس قبلہ سے بائیں جانب تھا، صحابہ کرام نے نماز ہی میں بائیں جانب رُخ پھیر کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مگر کسی کی نماز نہ ٹوٹی، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ پاکر نماز مکمل کی گئی ______ قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ جب آپ کی طرف رُخ پھیرنے سے نماز میں خلل واقع نہ ہوا تو دعا میں آپ کی طرف رُخ پھیرنے سے کیسے خلل واقع ہوسکتا ہے؟ جب کہ دعا کرتے وقت قبلہ رو ہونا بھی ضروری نہیں اگر ایسا ہوتا تو آپ خطبہ جمعہ میں قبلہ کی مخالف سمت بارش کے لیے دعا نہ فرماتے ______ (بخاری شریف ج ۳، ص ۴۹۹ لاہور) ______ یہ باتیں نورانی عقل سے سمجھنے کی ہیں جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوتی ہے ______ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیاروں سے فرما رہے ہیں ______ مَنْ لَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ (تقی الدین سبکی: شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص ۳۸) ______ ''جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

اللہ اکبر! کس پیار سے محبت والوں کو بلا رہے ہیں!_____ محبت وادب کا تقاضا یہی ہے جو کھڑا ہوا یا بیٹھا ہو، دست بستہ ہو یا دعا مانگ رہا ہو، رخ آپ ہی کی طرف ہو_____ آپ نے بلایا ہے، آپ کے در پر آئے ہیں_____ آپ سے منہ پھیر کر کہاں جائیں گے؟_____ مذاہب اربعہ کے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ زائر جب روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو تو سلام اور دعاء کے وقت اپنا رخ آپ ہی کی طرف رکھے۔ امام تقی الدین سبکی نے اُن مالکی، حنفی شافعی، اور حنبلی علماء کے مفصل اقوال نقل کیے ہیں جو دعا کے وقت قبر شریف کی طرف رُخ کرنے کے قائل ہیں (امام تقی الدین سبکی: شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص۱۶۳)_____ سلف صالحین کا صدیوں یہی عمل رہا اور اب بھی جنت البقیع شریف اور شہداء احد کے مزارات پر دعا کرنے والے اسی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں، کوئی روکنے والا نہیں روکتا_____ جب وہاں کوئی روک ٹوک نہیں تو اس دربار میں بدرجہ اولیٰ یہ روک ٹوک نہ ہونی چاہیئے_____ ہاں یہ ضروری ہے کہ جالی شریف سے چار ہاتھ دور رہے، جالی شریف کو ہاتھ نہ لگائے، یہ سیہ کار ہاتھ اس لائق نہیں، یہ کیا کم ہے کہ سیہ کاروں اور گنہ گاروں کو اپنے حضور بلا کر سرفراز فرمایا!_____ مگر ہاں ان کے پیاروں کی بات اور ہے_____ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو ملک شام میں زیارت ہوئی_____ فرما رہے ہیں_____ مَاهٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ بَامَا اَنَ لَكَ تَزُوْرَنِيْ يَا بِلَال ! (تقی الدین سبکی: شفاء السقام بحوالہ ابن عساکر، ص۵۶)_____ "اے بلال یہ کیسی جفا ہے! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم ہماری قبر کی زیارت کے لیے آؤ؟"_____ خواب دیکھنا تھا، زیارت قبر انور کے لیے چل پڑے_____ شاید زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ پہلا سفر تھا جو ایک صحابیِ رسول نے کیا_____ فَرَكِبَ رَاحِلَتَه‘ وَقَصَدَ الْمَدِيْنَةَ (ایضاً، ص۵۶)_____ "مدینہ منورہ کے ارادے سے اپنی سواری پر سوار ہوئے"_____ اور جب مدینہ منورہ پہنچے_____ فَاَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَبْكِيْ عِنْدَه‘ وَيُمَرِّغُ وَجْهَه‘ عَلَيْهِ (ایضاً، ۵۶)_____ "تو قبر انور پر حاضر ہوئے، رو رہے تھے، آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی اور اپنا چہرہ قبر انور سے مل رہے تھے"_____ حدیث پاک میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حاضری کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بڑا ہی دل گداز ہے_____ دل تڑپ جاتا ہے، آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، ہاں_____ ہاں جس کے دل پر گزرتی ہے وہی خوب جانتا ہے۔

عاشق نہ شدی ومحنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامۂ ہجراں چہ کشاید؟

جوزائرین روضۂ انور کی زیارت کے لیے آتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہتے ہیں اُن کے بارے میں مانعین کے نزدیک کئی احتمالات ہوسکتے ہیں ______ ایک احتمال تو یہ ہے کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ سمجھتے ہیں دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ آپ کے وسیلے سے دعا مانگنا چاہتے ہیں، تیسرا احتمال یہ ہے کہ آپ کو (معاذ اللہ) معبود و مسجود سمجھتے ہیں ______

(۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تو بہت عالی ہے، قرآن حکیم تو ہر شے کی زندگی کا اس طرح ذکر فرما رہا ہے ______ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ط (اسراء:۴۴) ______ ''اورکوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے'' ______ کنکریاں بھی بولتی ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بولوں کو اپنے کرم سے ابوجہل کو سنوادیا ______ قرآن کریم میں جابجا دنیا کی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کا ذکر ہے ______ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ الآیہ (بقرہ:۸۶) ______ یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کے بدلے آخرت کی زندگی خریدلی۔'' ______ دوسری جگہ ارشاد فرمایا ______ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ط الآیہ (یونس:۶۴) ______ ان کے لیے دنیا اور آخرت کی زندگی میں خوشخبری ہے'' ______ اور دنیا و آخرت کی زندگی کے لیے فرمایا ______ وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (عنکبوت:۶۴) ''اور یہ دنیا کا جینا تو بس دل بہلانا اور کھیلنا ہے اور زندگی تو آخرت کا گھر ہی ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی'' ______ دنیا کی موت اور زندگی ایک آنے والی اہم زندگی کے لیے آزمائش کے وسائل ہیں ______ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط (ملک:۲) ______ ''یہ موت وزندگی اس لیے پیدا کی گئی ہیں تاکہ ہم یہ آزمائیں تم میں کس نے اچھے کام کیے؟'' ______ یعنی اصل زندگی تو آزمائش کے بعد والی زندگی ہے جس کا ہمیں ادراک نہیں ______ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (بقرہ: ۱۵۴) ______ ''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ نہ کہو، وہ تو زندہ ہیں مگر تم اُن کی زندگی کی سمجھ نہیں رکھتے'' ______ یہ شہید جن کی زندگی کی قرآن گواہی دے رہا ہے جب مرجاتے ہیں تو ان کی بیویوں سے نکاح جائز ہے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات سے نکاح حرام ہے ______ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ○ (احزاب: ۵۳) ______ اور تم کو سزاوار نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو، اور نہ یہ لائق ہے کہ اُن کی ازواج سے اُن کے بعد کبھی بھی نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ______ اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شہیدوں سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے ______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کیا شان بیان کروں! ______ قرآن حکیم میں ارشاد ہو رہا ہے ______ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط الآیہ (روم: ۵۰) ______ ''اللہ کی رحمت کی نشانیوں کو تو دیکھو کہ وہ میرے پیچھے کیسے زندہ کرتا ہے!'' ______ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (انبیاء:۱۰۷) ______ ''ہم نے آپ کو دوعالم کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے"

آپ نے سارے عرب کو زندہ کر دیا پھر زندہ ہونے والوں نے ساری دنیا کو زندہ کر دیا ______ غور تو فرمائیں زندگی رحمت کی نشانی ہے پھر رحمت کی کیا شان ہوگی!

(۲) دوسرا احتمال یہ ہے کہ زائرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ بناتے ہیں ______ بیشک یہ ادب اللہ نے سکھایا ہے، کسی انسان نے نہیں سکھایا ______ جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، فرشتوں سے سجدہ کرایا اور جنت میں ایک ہدایت کے ساتھ بھیجا ______ مگر لغزش ہونی تھی ہوگئی ______ پھر زمین پر اتار دیا گیا ______ ندامت و شرمساری کی وجہ سے صدیوں آپ روتے رہے بالآخر ______ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (بقرہ:۳۷) ______ ''پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے چند باتیں، بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا، مہربان'' ______ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے، جس وقت چاہتا توبہ قبول کر سکتا تھا، وہ کلمات تلقین کرنے اور اپنے حضور توبہ مانگنے کا سلیقہ سکھانے کا محتاج نہ تھا ______ مگر نہیں کلمات سکھائے گئے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کو تحقیق کے روزِ اول ہی آشکار کر دیا گیا ______ وہ کلمات کیا تھے؟ ______ سنئے سنئے۔

يَا رَبِّ! اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِيْ ______ (فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۷ ص ۱۵) ______ اے میرے پروردگار! تیری بارگاہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ دیتا ہوں کہ مجھے معاف فرما دے'' ______ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی اسی سنت پر عمل کیا، قرآنِ حکیم میں اُس کا ذکر موجود ہے ______ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ (بقرہ:۸۹) ______ ''اور وہ اس کے آنے سے پہلے اُس کے وسیلے سے کافروں پر فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، پھر جب وہ جانا پہچانا آیا تو اس کو نہ مانا تو انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔'' ______ خود سورۂ فاتحہ میں صالحین کی راہ گزر کے وسیلے کا ذکر موجود ہے، اس کے بغیر صراط مستقیم کا ملنا ممکن نہیں ______ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ (فاتحہ: ۵-۶) ______ ''ہم کو سیدھے راستے چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے انعام فرمایا'' ______ اللہ کو معلوم ہے کہ صراط مستقیم کیا ہے، جب اس سے مانگ رہے ہیں تو وہ ضرور صراط مستقیم پر چلا سکتا ہے، صراط مستقیم کی تشریح و تفصیل کی ضرورت نہ تھی، تشریح و تفصیل اس لیے کی گئی تا کہ کوئی مانگنے والا اللہ کے محبوبوں سے بے نیاز ہو کر ان سے پیٹھ پھیر کر نہ مانگے ______ ان کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے ______ اس راستے کو اللہ نے اپنا راستہ فرمایا ہے ______ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الآيه (انعام: ۱۵۳) ______ صحابہ کرام نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا ______ تمام مسلمانوں کو ہدایت کی گئی تھی ______ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (نسآء: ۶۴) ______

____ ''اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول یعنی آپ بھی اُن کی شفاعت فرمائیں تو بیشک اللہ کو معاف کرنے والا پائیں'' ____ بروایت عتبیؒ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوئے ____ مضطرب و بیقرار اور اشکبار ____ عرض کیا ____ یَاخَیْرَ الرُّسُلِ! اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ عَلَیْکَ کِتَاباً صَادِقاً قَالَ فِیْہِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّاباً رَّحِیْماً ○ وَاِنِّیْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِراً رَبَّکَ مِنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعاً فِیْھَا بِکَ (وفی روایۃ) قَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِراً مِنْ ذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعاً بِکَ اِلٰی رَبِّیْ ثُمَّ بَکٰی الآخرہ (تقی الدین سبکی: شفاء السقام بحوالہ ابن عساکر، ص ۶۶، المغنی، ص ۶۰۰) ____ ''یا خیر الرسل! بیشک اللہ نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی جس میں فرمایا ____ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اے محبوب! اگر وہ تمہارے حضور حاضر ہوں پھر (اپنے گناہوں کی) اللہ سے معافی چاہیں اور رسول (یعنی آپ بھی) اُن کی شفاعت کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ____ میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی چاہنے کے لیے حاضر ہوا ہوں اور اس کے لیے آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ (ایک روایت میں یہ کلمات ہیں) ____ ''بیشک اپنے گناہوں کی معافی چاہتے اور رب سے آپ کی شفاعت کی امید لے کر آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں'' ____ پھر وہ زار و قطار رونے لگا ____

پھر راوی نے خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ راوی (عتبیؒ) سے فرما رہے ہیں ____ یَا عُتْبِیْ اَلْحَقِ الْاَعْرَابِیْ فَبَشِّرْہُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَلَہٗ (موافق الدین وشمس الدین: المغنی والشرح الکبیر علی متن المقنع فی فقہ الامام احمد بن حنبل، بیروت ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ص ۶۰۱-۶۰۰) ____ اے عتبیؒ! اس اعرابی سے مل کر اس کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا'' ____ ''بیشک سوالی بن کر اسی دربار میں آتا ہے، وہ خود فرمارہا ہے'' ____ وَاِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا الآیہ (بقرہ: ۱۸۶) ____ ''اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو میں اُن کے قریب ہوں، دعا مانگنے والا جب مجھ سے دعا کرے تو میں دعا قبول کرتا ہوں'' ____ بندگی کا حق جب ہی ادا ہوگا کہ رُخ آپ کی طرف ہو اور دعا اللہ سے کی جائے ____ مولیٰ تعالیٰ کو اپنے بندوں کو یہی ادا پسند ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چاہنے والوں کے مالک و مولیٰ اور ہمدم و دمساز ہیں ____ خود فرما رہے ہیں ____ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْناً فَعَلَیَّ قَضَاءُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالاً فَھُوَ لِوَرَثَتِہٖ (مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار، ص ۲۵۲) ____ ''میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں، اگر کوئی مر گیا اور اس نے اپنے بعد قرض چھوڑا تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور اگر اس نے مال ترکہ میں چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے'' ____ اللہ اکبر! وہ ایسے کریم ہیں کہ کچھ دینا ہو تو وہ دیں گے اور کچھ لینا ہو تو ورثاء لیں گے ____ وہ تو بے نیاز ہیں اور بے نیاز ہیں ہاں! بے نیاز کے محبوب، صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تو بہت بلند ہے قرآن کریم کے مطالعہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقربین بارگاہ الٰہی کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے ____ ارشاد ہو رہا ہے ____ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ ط (بنی اسرائیل: ۵۷) ____

وہ (جن و فرشتے) جن کو یہ (اہل مکہ پکارتے ہیں) وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے رب تک وسیلہ کو کہ کونسا بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں اُس کی مہربانی کی اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں" ـــــــ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مقربین کے وسیلے سے دعا مانگنی عین منشاء الٰہی ہے پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون قریب ہوگا؟

(۳) تیسرا احتمال یہ ہے کہ دعا کے لیے آپ کی طرف ہاتھ اٹھانے والا (معاذ اللہ) آپ کو معبود مسجود سمجھتا ہے ـــــــ محض دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے سے یہ بدگمانی کرنا بہت بڑی بدگمانی ہے ـــــــ بیت اللہ شریف اور محراب مسجد کی طرف بھی سجدہ کیا جاتا ہے مگر کوئی اُن کو معبود و مسجود نہیں سمجھتا تو پھر محض دعا کرنے والے کی طرف سے یہ بدگمانی نہ ہونی چاہیے ـــــــ چاند کو دیکھ کر چاند کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے ـــــــ کھانا کھانے کے بعد کھانے کی طرف منہ کر کے دعا کرنا سنت ہے ـــــــ جنازے سے رہ جانے والے جنازے کی طرف منہ کر کے دعا کر سکتے ہیں، صحابہ نے دعا کی ہے ـــــــ مگر کوئی یہ گمان نہیں کرتا کہ دعا کرنے والا چاند کو معبود سمجھتا ہے، کھانے کو قاضی الحاجات سمجھتا ہے اور جنازے کو حلاّل المشکلات (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ـــــــ دل کا حال اللہ جانتا ہے، وہی عالم الغیب ہے، ہم کو کیا معلوم کسی کے دل میں کیا ہے، ہم دلوں کے احوال پر حکم نہیں لگا سکتے ـــــــ ہمیں بدگمانی سے روکا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے ـــــــ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ (حجرات:۱۲) ـــــــ "اے ایمان والو! تہمتیں رکھنے سے بچتے رہو، بعض تہمتیں گناہ ہیں، اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو، بھلا یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم میں کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تو تم کو گھن آئے گی، اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ معاف کرنے والا، مہربان ہے۔" ـــــــ جو حضرات مواجہہ شریف میں حاضر ہیں اور دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھا رہے ہیں ان کے لیے یہ بدگمانی کرنا کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو معبود و مسجود سمجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہے ہیں بہت بڑی بدگمانی ہے ـــــــ پھر نظر داروں کا ہر پھر کے ایک ایک کی ٹوہ لگانا اس کی بھی آیت میں ممانعت ہے ـــــــ پھر زائرین کا پیٹھ پیچھے نظر داروں کو بُرا بھلا کہنا بھی آیت کریمہ کے منافی ہے ـــــــ شیخ محمد بن عبدالوہاب بھی ایسی بدگمانی کی اجازت نہیں دیتے، وہ اُس مخلص زائر کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں جس کا چہرہ، چہرۂ اقدس کی طرف ہے اور وہ آپ کے وسیلۂ جلیلہ سے اللہ کے حضور دعا مانگ رہا ہے ـــــــ ابن عبدالوہاب کہتے ہیں ـــــــ فَاَيْنَ هٰذَا مِمَّنْ يَدْعُو اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا وَّلٰكِنْ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَسْئَلُكَ بِنَبِيِّكَ اَوْ بِالْمُرْسَلِيْنَ اَوْ بِعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَوْ بِقَصْدِ قَبْرٍ مَّعْرُوْفٍ اَوْ غَيْرِهِ يَدْعُوْا عِنْدَهٗ لٰكِنْ لَا يَدْعُوْا اِلَّا اللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الَّذِيْنَ فَاَيْنَ هٰذَا مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ الخ (فتاویٰ شیخ محمد بن عبدالوہاب، ج ۳، ص ۶۸) ـــــــ "یہ شخص مشرکین میں کیسے ہوسکتا ہے جو مخلص ہو کر اللہ کو پکارتا ہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ صرف یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یا تیرے مرسلین، یا تیرے نیک بندوں کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں یا کسی جانی پہچانی یا انجانی قبر کے پاس دعا کرتا ہے مگر پکارتا ہے اللہ ہی کو اخلاص کے ساتھ تو ایسا شخص ہماری بحث میں داخل نہیں" ـــــــ آنے والے اپنے آقا و مولیٰ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہیں۔

۔۔۔ اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیں ۔۔۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے احوال سے باخبر ہیں سنیئے، سنیئے وہ کیا فرمار ہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرٰكُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِي ' (بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۹) ۔۔۔۔۔۔ ''کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا قبلہ یہاں ہے، خدا کی قسم تمہارا خشوع و خضوع اور تمہارا رکوع مجھ سے پوشیدہ نہیں بیشک میں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں'' ۔۔۔۔۔۔ خشوع کا تعلق باطن سے ہے اور رکوع کا تعلق ظاہر سے ہے، حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باطنی اور ظاہری احوال سے باخبر ہیں ۔۔۔۔۔۔ ایسی باخبر سرکار کے حضور حاضر ہو کر پیٹھ پھرنا کتنی بڑی جرأت ہے ۔۔۔۔۔۔ جب وہ ہم کو دیکھ رہے ہوں تو ہم کو کیا کرنا چاہیئے؟ ۔۔۔۔۔۔ ہم کو اُدھر ہی رُخ کرنا چاہیئے ۔۔۔۔۔۔ ادب کا یہی تقاضا ہے ۔۔۔۔۔۔ محبت کی یہی پکار ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ قَدِمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَاَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا يَصْنَعُ، فَجَعَلَ ظَهْرَهٗ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَوَجْهَهٗ مِمَّا يَلِيْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَكٰى غَيْرَ مُتَبَاكٍ ۔ (حسن کامل الملطاوی: رسول اللہ فی القرآن الکریم، قاہرہ ۱۹۷۲ء، ص ۵۰۰) ۔۔۔۔۔۔ ''ایوب سختیانی تشریف لائے اور میں مدینہ منورہ میں تھا تو میں نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں؟ ۔۔۔۔۔۔ تو انہوں نے (حاضری کے وقت) اپنی پیٹھ قبلہ کی سمت کی اور اپنا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کی طرف کیا اور دل کھول کر روئے'' ۔۔۔۔۔۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مواجہہ شریف میں حاضری کا سلیقہ یہ سکھایا کہ زائر ۔۔۔۔۔۔ يَقِفُ وَظَهْرُهٗ لِلْقِبْلَةِ وَوَجْهُهٗ اِلَى الْحَضْرَةِ (رسول اللہ فی القرآن الکریم، ص ۵۰۰) ۔۔۔۔۔۔ اس طرح کھڑا ہو کہ پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور اس کا چہرۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہو'' ۔۔۔۔۔۔ اور المغنی میں لکھا ہے ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فَتَوَلِّيْ ظَهْرَكَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهٗ وَتَقُوْلُ الاآخره ۔ (المغنی، بیروت ۱۹۸۲ء، ص ۶۰) ۔۔۔۔۔۔ ''پھر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر آؤ اور اپنی پیٹھ کو قبلہ کی طرف کرو اور قبر انور کے درمیان میں اس کی جانب منہ کرو پھر کہو'' الخ ۔۔۔۔۔۔ خلیفہ ابوجعفر منصور (م ۱۵۸ھ / ۷۷۵ء) نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ۔۔۔۔۔۔ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَاَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ (الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ، قاہرہ ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء ص ۳۳) ۔۔۔۔۔۔ ''اے ابا عبداللہ! جب میں (روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے دعا کروں تو اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب؟'' ۔۔۔۔۔۔ اس سوال کے جواب میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے جو روح پرور جواب عنایت فرمایا وہ سننے اور دل میں رکھنے کے قابل ہے ۔۔۔۔۔۔

____ آپ نے فرمایا ____ لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِيلَتُكَ وَوَسِيلَةُ أَبِيكَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ اسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهِ فَيُشَفِّعَهُ اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ الآيه (الشفاء، ص۳۳) ____ ''تو اپنا منہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پھیر، ارے وہ اللہ کی بارگاہ میں قیامت کے دن تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں ____ آپ کی طرف رُخ کر کے آپ سے شفاعت کا سوال کر، اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ" "الآیہ" ____ امام نووی نے بھی امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے ____ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ وَيَسْتَقْبِلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوا (شفاء السقام، ص۱۶۹، بحوالہ نووی، روس المسائل) ____ ''جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لیے آئے تو وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منہ کرے اور آپ پر درود وسلام پیش کرے اور دُعاء کرے!! ____ ابن تیمیہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ حاضری کے وقت سلام عرض کرے اور دعا کرے البتہ قبر انور کو مس نہ کرے (کہ یہ ادب کے خلاف ہے) اقتضاء الصراط المستقیم، ص۳۹۶) ____ یہی باتیں شیخ احمد رضا خاں بریلوی نے بھی کہی ہیں، انہوں نے زائر کو یہ نصیحتیں کی ہیں۔

۱۔ خبر دار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ ہو جاؤ۔

۲۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو۔

۳۔ روضہ اقدس انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔

(انوار البشارہ فی مسائل حج والزیارہ (۱۳۲۹ھ) لاہور، ص۴۷۔۴۷) اس دربار کا ادب یہی ہے کہ نہ دعا کے وقت پیٹھ پھیرے اور نہ جذبات سے مغلوب ہو کر جالی شریف کو ہاتھ لگائے ____ یہ گنہ گار ہاتھ اس لائق کہاں!

O

ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار بڑے ادب کا دربار ہے ____ ایمان کا مدار ہی آپ کی تعظیم وتکریم پر ہے ____ صحابہ نے کبھی آپ کی موجودگی میں آپ سے پیٹھ نہ پھیری ____ ان کا رُخ تو نماز میں بھی اپ ہی کی طرف رہتا تھا، انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ____ ان کی شان تو یہ ہے کہ جب کوئی قبلہ رُخ نماز میں مشغول ہو اور وہ آواز دیں تو قبلہ سے پیٹھ پھیر کر آپ کی آواز پر لبیک کہنا فرض ہے ____ اس حقیقت پر قرآن گواہ ہے ____ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کریں گے کہ اس کے چاہنے والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹھ پھیر کر کھڑے ہو جائیں، ہرگز نہیں ____ یقیناً یہ عمل اللہ ورسول کی ایذا کا باعث ہوگا اور اللہ ورسول کو ایذا دینا کوئی معمولی بات نہیں ____ بہت بڑی بات ہے ____ ان کا سرکار تو عالی ہے ____ کسی بادشاہ کے دربار میں، بادشاہ سے پیٹھ پھیر کر کوئی نماز بھی پڑھنے لگے تو یقیناً اس کو آدابِ شاہی کے خلاف سمجھا جائے گا ____ نماز پڑھنے والے کو دربار سے ہٹا دیا جائے گا، ہرگز اجازت نہ دی جائے گی کہ وہ بادشاہ کے سامنے پیٹھ پھیر کر نماز پڑھتا ہے ____ جب دنیوی بادشاہوں کے دربار کا یہ عالم ہے تو اس دربار کا کیا عالم ہوگا جہاں خود احکم الحاکمین متوجہ ہونے کا حکم دے رہا ہے ____ صدیوں ہمارے اسلاف واکابر کا یہی عمل رہا، ائمہ اربعہ بھی اس پر متفق ہیں کہ جب روضہ شریف کے سامنے دعا کرنے والا دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو چہرہ سرکار کی طرف رہے ____ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سچوں کے ساتھ رہنے کی ہدایت فرمائی ہے ____ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ O (توبہ:۱۱۹) ____ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو'' کہ سچے گمراہ نہیں ہوسکتے ____ اسی میں سعادت ہے کہ قرآن وحدیث کی پیروی کریں اور صالحین کے راستے پر چلتے رہیں۔

O

ہاں جو شب و روز حضور میں حاضر ہیں اُن کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے، کیسا کرم فرمایا اُس نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جسکی اطاعت کا انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا پھر ہر نبی نے اپنی اپنی اُمت میں اس کے ذکر و اذکار کئے ـــــ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخری محفل سجائی اور بھری محفل میں اعلان فرمایا ـــــ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (صف:٦) ـــــ "اس نبی کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام، احمد ہوگا" ـــــ ہاں صدیوں سے جس کا انتظار تھا وہ نبی آ گیا ـــــ اس کے جوار میں رہنے والوں کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے جو ہزار تمناؤں اور آرزوؤں کے بعد شاید زندگی میں ایک بار آئے ہیں ـــــ اُن کے دل میں محبت کی آگ سلگ رہی ہے ؎

هَلِ الْحُبُّ إِلَّا زَفْرَةٌ بَعْدَ زَفْرَةٍ

وَحَرٌّ عَلَى الْأَحْشَاءِ لَيْسَ لَهُ بَرْدٌ

ان کو صحابی رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی سُنت پر عمل کرنے دیجئے ـــــ ان کو عاشق دل فگار اعرابی کی سُنت پر عمل کرنے دیجئے ـــــ ذرا غور تو فرمائیں ہمارے گھروں میں ٹی۔وی اور ڈش اینٹنا نے کیا قیامت ڈھا رکھی ہے ـــــ گھر گھر لوگ محرمات و منکرات دیکھنے میں مگن ہیں ـــــ ایسے ماحول میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ یہ نظر داریاں، یہ پابندیاں انسان کو حیرت میں ڈالے دیتی ہیں ـــــ تہذیب جدید نے ہمارے چہرے منکرات و فواحش کی طرف پھیر دیئے ـــــ ہم مواجہہ شریف سے رُخ پھیر رہے ہیں! ـــــ سچ تو یہ ہے کہ جس نے اس طرف رُخ کیا وہ اللہ کا ہو گیا، جس نے اس دربار سے منہ پھیرا وہ کہیں کا نہ رہا غیر اللہ کی محبت میں گرفتار ہو گیا ـــــ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رکھے، آپ کی محبت میں ہمارا خاتمہ فرمائے اور آپ کے زیرِ داماں ہمارا حشر فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین! ؎

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى

جُدْ لِي بِجُودِكَ وَارْضِنِي بِرِضَاكَ

بیشک، وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ O (توبہ:٦٢)

(اور اللہ اور رسول کا حق زیادہ تھا کہ ان کو راضی کرتے، اگر وہ ایمان رکھتے تھے)

٢١ رذوالحجہ ١٤١٥ھ

٢١ رمئی ١٩٩٥ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

٢/١٧۔اے۔سی، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی

کراچی (سندھ) اسلامی جمہوریہ پاکستان۔